بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

مسئلہ زمین ساکن ہے ثبوت آیات سے

قرآن اور سائنس

تحریر۔ اعلیٰ حضرت کا ادنیٰ خادم

محمد جہانگیر نقشبندی

تعاون۔ مناظر اعظم اچھرہ، لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ آلہٖ و اَصحابہٖ اجمعین

اما بعد! فقیر اویسی غفرلہٗ آج کل دورہ تفسیر القرآن کی تدریس میں سخت مصروف ہے۔ عزیز محمد جہانگیر نقشبندی نے رسالہ ھٰذا پر کچھ لکھنے کا فرمایا تو انکار نہ کر سکا۔ مختصر عرض ہے کہ رسالہ ھٰذا کا موضوع نہایت اہم ہے۔ قرآنِ مجید خالق کائنات کا کلام ہے۔ اس میں تبدل و تغیر ناممکن ہے۔ سائنس کے اصول بدلتے رہتے ہیں اس لئے کہ سائنس کے اصول کے مترتبین انسان ہیں اور عام انسان میں خطا و غلطی نہ صرف ممکن بلکہ اکثر غلطیاں وقوع پذیر ہوتی رہتی ہیں۔ جن کا انہیں خود بھی اعتراف ہوتا ہے۔ مثلاً سر سیّد علی گڑھ نے ایک رسالہ لکھا **حبل مقیں بسکون آسمان و زمین** جو لاہور کے ایک اِدارہ میں مقالات سر سیّد میں شائع ہوا۔ لیکن بعد کو یہی سر سیّد اور اس کے پیروکار زمین کو متحرک کہنے لگے جو تا حال اسی دوسرے خیال پر قائم ہیں جو سراسر غلط اور قرآن کریم کی نصوص کے خلاف ہیں۔ امام احمد رضا محدث بریلوی قُدِّسَ سِرُّہٗ کی اس موضوع پر متعدد تصانیف ہیں ان میں رسالہ **نُزول آیاتِ فرقان بہ سکون زمین و آسمان** مطبوعہ موجود ہے، جو صرف اور صرف آیتِ قرآنیہ سے زمین و آسمان کے سکون کے اثبات میں ہے۔ ان کے فیض و برکت سے فقیر نے بھی ایک کتاب لکھی ہے

سائنس قرآن کے قدموں میں۔

مؤلف رِسالہ مبارکباد کا مستحق ہے کہ اس نے اپنے اکابر کے نقشِ قدم پر چل کر موضوع خوب نبھایا ہے کہ اگر چہ مجھے اس کے تمام مضامین کے مطالعہ کا موقع نہیں ملا لیکن جہاں تک میں اسے دیکھ سکا خوب پایا۔ مولیٰ عزوجل اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل عزیز مصنف کی مساعی کو مشکور فرمائے اور ناظرین کے لئے مشعلِ راہ ہدایت بنائے۔ آمین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور پاکستان .... وارد بابُ المدینہ، کراچی

۳۰، شعبان المعظم ۱۴۱۹ھ

قرآن عزیز میں کیا ہے؟

حضرات محترم اور طلباء وطالبات جن کو سائنس کا شوق ہے ان کی خدمت میں عرض ہے کہ علم کسی بھی ذریعہ سے حاصل ہو وہ اچھا ہے مگر جب قرآن وحدیث کے مطابق ہو تو۔ قرآن وحدیث کے خلاف ہے تو غلط ہے اور باطل ہے۔

اب دوسری کتابوں میں تحقیق کرنے والے کبھی اپنی کتاب قرآن بھی کھول کر دیکھتے اور غور وفکر کرتے تو وہ کام جو صدیوں میں ہوتا ہے وہ کام چند مہینے میں ہو جاتا۔ وہ تعلیم یافتہ اسکالرز، پروفیسرز، ڈاکٹرز وغیرہ جو طعنہ دیتے ہیں کہ ان مولویوں کو کیا پتہ سائنس کا، یہ تو بس مسجد کے حجرے تک محدود رہتے ہیں۔ ان لوگوں کی غلط فہمی یہ کتاب پڑھ کر دُور ہو جائے گی، اِن شاءَ اللہ عزّ وجل

کاش! ایسے لوگ کبھی علمائے حق کی صحبت میں بیٹھ جاتے تو ان کو معلوم ہوتا ہے کہ قرآن میں وہ سب کچھ موجود ہے جس کی ضرورت قیامت تک کسی بھی زمانے کے لوگوں کو ہوگی۔ ☆ جس قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے ☆ جس قرآن میں ہر چھوٹی بڑی چیز کا بیان ہے ☆ جس قرآن میں ہر خشک وتر کا بیان ہے ☆ جس قرآن میں ہر قسم کے علوم کا بیان ہے ☆ جس قرآن میں ہر اختلاف ومسئلہ کا حل موجود ہے ☆ جس قرآن میں خزانے موجود ہیں ☆ جس قرآن میں ماضی، حال اور مستقبل کا بیان ہے ☆ جس قرآن میں دُنیا وآخرت، قبر وحشر، میزان، جنت، جہنم، حساب وکتاب کا بیان ہے ☆ جس قرآن میں تمام موجودہ جدید ایجادات کا بیان ہے ☆ جس قرآن میں سائنس کے علوم بھی موجود ہیں ☆ جس قرآن میں وہ سب کچھ موجود ہے جس کی کسی کو بھی ضرورہے ☆ جس قرآن میں ملکی وغیر ملکی تمام زبانوں کا بیان ہے۔

قرآن مجید سے موجودہ کن ایجادات کا ثبوت دیکھنا چاہتے ہو، ہم دِکھانے کو تیار ہیں۔ مثلاً ایٹم بم، میزائل، جیٹ لڑاکا طیارے، جدید شہری زِندگی، بلند وبالا عمارتیں، پہاڑ کاٹ کر سڑکیں، چڑیا گھر، سرکس، جانوروں سے باتیں، ریڈیو، ٹی۔ وی، وی۔ سی۔ آر، فیکس، کیمرہ، دُوربین، ٹیپ ریکارڈ، کار، رکشہ، موٹر سائیکل، جہاز، کشتی، آبدوز، زلزلہ، دھماکہ، تباہی، عذاب، دِیگر آلات زرعی مشین، تجارتی، سیاسی، ملکی، طبی، اقتصادی حالات، آپریشن، پوسٹ مارٹم، بلٹ پروف فائر پروف، گانا باجا، فلمیں، کھلے عام زِنا، باریک کپڑے، وِگ اور ہیڈ کا استعمال، بال پین، پریس پرنٹنگ، اخلاق وکردار، رفتار، گفتار، سیرت وصورت، علم وعمل، ثواب، عذاب، جزا وسزا، ایئر کنڈیشنڈ فین، عام گیس، سوئی گیس، زہریلی گیس، فالج، ہارٹ فیل، دِیگر بیماریاں اور ان تمام بیماریوں کا علاج، شمسی توانائی، اسکول کالج یونیورسٹی، مدرسہ، دارالعلوم، پولیس، فوج، جنگی، بحری، بری، ہوائی فوج، جن، فرِشتے، انسان، حیوان دیگر مخلوقات کی تمام قسمیں، حشرات الارض، سمندری اور ہوائی مخلوق، جانور وغیرہ دُنیا کی زِندگی، قبر، حشر، جنت کی زِندگی، دُنیا میں عذاب، قبر، حشر اور جہنم میں عذاب، غرض کہ قرآن وحدیث کا دامن تھام لیتے تو لاکھوں کروڑوں روپیہ ڈالر اور وقت بچ جاتا اور ترقی کے ساتھ ساتھ دُنیا وآخرت بھی بہتر ہو جاتی، آج سب کچھ ہے اگر ایمان اور قرآن نہیں تو سب بے کار ہے۔

اگر قرآن پر عمل ہے تو سب کچھ ہے اور ترقی بھی سائنس بھی۔ اسی طرح قرآن کی تفسیر، حدیث سے جس میں اور زیادہ تفصیل سے قیامت تک ہر زمانے کے حالات کے بارے میں واضح شواہد موجود ہیں جو کہ ہر شخص حدیث کی پیشن گوئی غیب کی خبریں آج اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ لفظ بالفظ پوری ہو رہی ہیں اور بال برابر بھی فرق نہیں اس لئے بعض منکر علمِ غیب کے مطلقاً جو تھے ان کو ماننا پڑا کہ علم غیب عطائی تو ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم تو بڑی شان والا، جس کا اندازہ ہم نہیں لگا سکتے۔ مگر چند صحابہ کرام کو دیکھو:۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے تو میں قرآن عظیم سے ڈھونڈ نکالوں۔

حضرت علی شیرِ خدا مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں سورۂ فاتحہ کی تفسیر کروں تو ستر اونٹ اس کی تفسیر سے بھر دوں حالانکہ اونٹ کم از کم دس من بوجھ اٹھا سکتا ہے۔ یہ علم تو علم علی شیرِ خدا ہے۔

پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم جن سے آسمان کے فرِشتے بھی حیا کرتے تھے۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم کہ علم کے دس حصے ہیں، جس میں نو حصے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیئے گئے ہیں۔

پھر حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم کہ تمام صحابہ کا متفقہ فیصلہ ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم سب میں زیادہ علم والے تھے قرآن کریم کے۔

یہ دُعا ہے کہ تعلیم قرآن عام ہوجائے ہر اک پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہوجائے

سائنس کیا ہے؟

سائنس لاطینی زبان کا لفظ ہے اور سائنس انسانی تحقیق کا نام ہے۔ جس کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ مشاہدہ، غور و فکر، پیمائش، آزمائش، تجربات۔ عربی میں سائنس کا متبادل لفظ العلم ہے۔ بہر حال ان سب باتوں کا تعلق اسلام سے بھی ہے جبکہ علم کی فضیلت جتنی اسلام میں ہے شاید ہی کسی اور مذہب میں ہو۔ اسلام سائنس کے خلاف نہیں بلکہ یہ سائنس اسلام کی خادم ہے۔ مگر جب ہم غیر مسلم سائنس دانوں کی تحقیق اپنے قرآن کے خلاف دیکھتے ہیں تو پھر ہم کو ایسی سائنس کا اِنکار کرنا پڑتا ہے۔ جب سائنس قرآن کے مطابق ہے ہم کو تسلیم ہے اور جب سائنس قرآن کے خلاف تحقیق پیش کرے ہم اس کو پاؤں کے جوتے کی نوک پر مارتے ہیں۔ اس لئے کہ ہم قرآن کا اِنکار نہیں کر سکتے کسی قیمت پر، کیونکہ قرآن کا انکار کر کے تو دُنیا و آخرت تباہ کر لیں گے مگر سائنس کا انکار کر کے جو قرآن کے خلاف ہے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اس لئے کہ سائنس انسانی تحقیق کا نام ہے جس میں نہ صرف غلطی کا امکان ہے بلکہ امر واقعہ ہے اور خاص طور پر عیسائی اور یہودی وغیرہ کی تحقیق میں بے شمار جھوٹ اور غلطیاں سامنے آچکی ہیں اس کی ایک وجہ تو یہ بھی ہے کہ یہودیوں کی زندگی کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو نقصان اور تکلیف دیتے رہو چاہے

جس طرح بھی ممکن ہو اور اکثر ان کی تحقیق قرآن کے خلاف ہوتی ہے۔ لہٰذا غلط اور باطل تحقیق کو کوئی مسلمان ماننے کو تیار نہیں اور بعض اوقات غیر مسلم سائنس دان اپنی تحقیق میں ترقی میں ایجادات میں اتنے اندھے ہو جاتے ہیں کہ آسمان کا انکار کر دیتے ہیں، کوئی زمین کا انکار کرتا ہے، کوئی جنات کا انکار کرتا ہے، کوئی فرشتوں کا انکار کرتا ہے اور بعض اوقات خدائی دعوے کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن میں آسمان کا ذکر تقریباً تین سو جگہ پر آیا ہے۔ اب وہ مسلمان سوچیں کہ ایک حرف کا انکار کفر ہے قرآن کریم کے۔ لہٰذا تین سو جگہ آسمان کی آیات انکار کوئی مسلمان سوچ بھی نہیں سکتا۔ لیکن ان غیر مسلموں کو بس اپنی تحقیق سے کام ہے۔ مگر اس مقام پر مسلمان سوچتا ہے کہ ان غیر مسلموں کو بس اپنی تحقیق سے کام ہے۔ مگر اس مقام پر مسلمان سوچتا ہے کہ

روشنی لائی ہے منزل سے بہت دور مجھے   وہ اندھیرے ہی بھلے تھے کہ قدم راہ پر تھے

افسوس دُنیا کی قوموں کا کوئی نہ کوئی مقصد ہے، چاہے کیسا بھی ہے۔ مگر مسلمانوں کی زندگی کا اصل مقصد قرآن و حدیث ہے جس کو چھوڑ بیٹھے۔ ایک سازش غیر مسلموں کی کہ مسلمان ممالک کے تعلیم یافتہ نوجوان کو کسی نہ کسی لالچ سے اپنے ملک بلاتے ہیں اور اپنے رنگ میں رنگ لیتے ہیں تاکہ یہ مسلمان نوجوان تعلیم یافتہ اسلام کی خدمات نہ کر سکے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ نوجوان کو یہ بتانا ہے تم اس تعلیم کے سامنے سائنسی تجربات کرو اور اسلام کا نام روشن کرو تاکہ دُنیا و آخرت میں نام پیدا ہو۔ جیسے مسلمان سائنس دان اپنی تحقیق ماضی میں پیش کرتے رہے ہیں۔ جس کو پڑھ کر مسلمانوں کا سر فخر سے بلند ہو جاتا ہے۔

مسلمان سائنس دانوں کے کارنامے

مسلمانو! آج سائنس کی جو ترقی ہے وہ مسلمان کی تحقیق کا نتیجہ ہے۔ اگر ہمارے بزرگوں کی تحقیق تھوڑی دیر کے لئے الگ کر دو تو یہ غیر مسلم سائنس دانوں کے دونوں ہاتھ خالی نظر آئیں گے اور سوائے شرمندگی ان کے پاس کچھ بھی نہ ہوگا۔ آؤ دیکھو! انہوں نے تحقیق اور سائنس کا طریقہ کس سے سیکھا۔

(۱) الجبراء کا موجد محمد بن موسیٰ خوارزمی ہے۔ یورپ والوں نے جس کی کتاب سے سیکھا۔

(۲) طبیعات میں سب سے پہلے تجربہ یعقوب بن اسحاق الکندی نے کیا۔

(۳) سمندر کی گہرائی ناپنے کا آلہ ابو عباس احمد فرغانی نے ایجاد کیا۔

(٤) سب سے پہلے چیچک کا ٹیکہ ابو بکر محمد بن زکریا الرازی نے ایجاد کیا۔

(٥) علم مثلثات اور فلکیات میں سب سے پہلے عبدالرحمٰن الصوفی نے تحقیق کی۔

(٦) دُنیا کا پہلا سرجن پوسٹ مارٹم کرنے والے ابن عباس الزہراوی تھے۔

(۷) نظریہ ارتقاء کو سب سے پہلے پیش کرنے والے ابوالحسن علی احمد بن محمد ابن مسکویہ تھے۔

(۸) پانی شیشوں سے گزرتے وقت روشنی کی کرنوں کا تجربہ ابن الہیثم نے کیا۔

(۹) سب سے پہلے بارُود سازی راکٹ سازی، تارپیڈو کی ترکیب لکھی حسن الرماح نے۔

(۱۰) سب سے پہلے سائنسدان اسلام کہ جنہوں نے کیمیائی لیبارٹری قائم کی جابر بن حیان تھے۔

(۱۱) حیاتیات پر تحقیق سب سے پہلے کرنے والے محمد الدمیری ہیں۔

(۱۲) مشہور طبیب ماہر فلکیات جغرافیہ دان ابوریحان البیرونی ہیں۔

(۱۳) مشہور شاعر، ریاضی دان عمر خیام (۱٤) الفارابی (۱۵) المسعودی (۱٦) ابوعلی ابن سینا (۱۷) امام غزالی

(۱۸) اعلیٰ حضرت مجدِّد دین وملت شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کی تحقیق کے آگے دُنیا کے سائنس دان خاموش ہیں کسی کے پاس جواب نہیں ہے۔

تعلیم یافتہ نوجوانو! اب تو تم کو یقین آگیا ہوگا کہ سائنس اُمتِ مسلمہ کی گمشدہ وِراثت ہے۔ پھر دیر کس بات کی ہے تم پاکستان میں سائنسی کی لیبارٹری قائم کرسکتے ہو، دُنیا میں اِنقلاب برپا کرسکتے ہو، تہلکہ مچاسکتے ہو۔ قرآن کریم نے فکر انسانی کا رُخ موڑ دیا تو تم بھی قرآنی تعلیم لے کر اٹھو اور دُنیا پر چھا جاؤ۔ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت کی کتابیں تمہارے لئے سائنس کی دُنیا میں مشعل راہ ہوں گی۔ صِرف فتاویٰ رضویہ میں مذہبی، علمی، اَدبی، ریاضی، ارضیاتی، فلکیاتی، مادی، سائنسی تحقیق کے وہ شہ پارے ہیں جو کہیں اور تم کو نہیں مل سکتے۔

نازہے تجھ کو کہ بدلا ہے زمانے نے تجھے مَرد وہ ہے جو زمانے کو بدل دیتے ہیں

ماضی میں سائنس سے نفرت کس نے کی

ایک وقت تھا کہ بوڑھی عورتوں نے علاج کے لئے جڑی بوٹی استعمال کی تو ان کی سولی پر چڑھا دیا گیا کہ اس لئے یہ حرکت عیسائی مذہب کے خلاف تھی۔ 1664ء میں جنوری 1591ء ایک پروفیسر کی گردن مروڑ دی اور ناخن پکڑ کر نکال لئے گئے۔ اس نے آکسیجن کا تجربہ کیا تھا جو کہ عیسائی مذہب کے خلاف تھا۔

گلیلو جیسے شخص کو بہت جسمانی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا۔ کئی لوگوں کو سائنس کی وجہ سے ملک بدر کردیا اور بعض کو صلیب سے باندھ کر جلادیا۔ آریجن جو کہ تجربے کرتا تھا اس کو اسکندریہ چھوڑنا پڑا۔ ایک خاتون جو سائنس کی لیکچر دیا کرتی تھی اس کو قتل کرکے لاش کے ٹکڑے کردیئے اور سات لاکھ کتابیں جلادیں۔ ڈراپر لکھتا ہے کہ عیسائی مذہب میں وہ دِن نامبارک تھا یعنی منحوس تھا جب سائنس

اور مذہب الگ الگ ہوگئے۔ مسلمانوں غور کرو ہم اسلام چھوڑ کر سائنس نہیں چاہتے بلکہ اسلام کے ساتھ سائنس کو لے کر چلنا چاہتے ہیں۔

غیر مسلم سائنس دانوں کا ظُلم دیکھو

یہ تصوُّر کا ایک رُخ تھا اور دوسرا رخ یہ ہے کہ جب غیر مسلموں کو عقل آئی تو مسلمان سائنس دانوں کی کتابوں سے تحقیق چرالی گئی اور بعض جلد سازی کتابوں کے بہانے سے وہ تحقیق نقل کر لیں بعض نے انگریزی ترجمہ کرنے کے بہانے وہ کتابیں حاصل کریں اور بعض یہودی تو مسلمان سائنس دانوں کے باورچی بننے کو تیار تھے اور بن گئے۔ عیسائیوں نے مسلمان سائنس دانوں کی تحقیق کو غلط اور جھوٹ بول کر اپنی طرف منسوب کر لیا ہے جیسے پھیپھڑوں میں خون کی گردش کا سہرا ولیم ہارفی کی طرف کر دیا جبکہ اس کی سب سے پہلے تحقیق علی ابن ابی الحزام نے کی تھی۔ بارود کی ایجاد راجر بکین کی طرف کر دی جبکہ یہ ایک عربی کتاب سے نَقل کیا تھا۔ قطب نما کی ایجاد ایک فرضی شخص کی طرف کر دی فلیو گیو جا۔ جبکہ قطب نما عرب استعمال کرتے تھے۔ ایسے بے شمار ظلم تاریخ میں ملتے ہیں اور سب سے بڑا ظلم یہ کہ مسلمانوں میں اختلاف ڈالنے کے لئے برصغیر میں جعلی مولویوں کو چھ سو روپے ماہانہ خریدا اور دو دو ٹکے کے فتوے دِلوائے اور خود ہمارے مسلمان سائنس دانوں کی تحقیق پر عمل کیا۔ یہ تھی وہ سازش جو مسلمانوں کو سائنس سے دُور رکھنے کیلئے کی گئی۔ ورنہ اسلامی سائنس نے جو اہم ترین چیز جدید سائنس کو دی وہ تجرباتی اسلوب تھے۔ جس سے یورپ والے نابلد تھے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ کچھ نوجوان آگے بڑھیں اور اس سائنسی خلاء کو پر کریں جو مسلمانوں کی کمزوری سمجھی جارہی ہے۔

اسلامی تحقیق کو آہستہ آہستہ سائنس دان بھی مان رہے ہیں

آج جو تحقیق سائنس پیش کرتی ہے وہ مسلمانوں کو چودہ صدیاں پہلے سے معلوم تھی۔ ایک انسان ایک منٹ میں بیس دَفعہ سانس لیتا ہے یہ اسلامی کتابوں میں موجود ہے۔

آج سائنس بتاتی ہے کہ دِل ایک گھنٹے میں 4320 مرتبہ دھڑکتا ہے۔ اسلامی کتابوں میں بہت پہلے سے تحقیق موجود ہے۔

سائنس دان کہتے ہیں کہ پانی کے برتن میں پیتے وَقت سانس نہ لیں ناک سے جراثیم نکلتے ہیں، یہ حدیث سے ثابت ہے۔

غرض یہ کہ ہوا، سانس، دِل، خوراک، جسم، صحت، توانائی، صفائی آج سائنس تحقیق کر کے بتاتی ہے جبکہ ہم مسلمانوں کو ایسی تمام چیزوں کا حدیث میں حکم ہے۔ واقعہ معراج پر ان ہی سائنس دانوں کے سب سے زیادہ اعتراض تھے مگر جب خود کسی سیارے پر چلے گئے تو شرم سے خود ہی گردن جھکالی۔

آج سائنسی ایجاد ریموٹ کنٹرول کی گئی۔ جس پر بڑا فخر کیا جاتا ہے مگر ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان دیکھو، ریموٹ کنٹرول سے زیادہ طاقت ور میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک ہیں۔ اشارے سے درخت سر کے بل چل کر آتے تھے۔ ایک پہاڑی پر کھڑے ہو کر شہادت کی اُنگلی سے آسمان کے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے، ایسا ریموٹ کنٹرول قیامت تک نہیں بن سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو چودہ سو سال پہلے عطا فرما دیا ریموٹ کنٹرول۔ سائنس دان ہاتھ جوڑ کر میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کھڑے نظر آئیں گے کہ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے معراج میں براق کی گرد راہ کو بھی ہم نہیں پہنچ سکتے۔ تمام سائنس دانوں آؤ چاند پر جانا ہے، سورج پر جانا ہے، کہکشاں کی تلاش ہے، آؤ ہمارے نبی کے قدموں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آجاؤ، جن کے قدموں میں چاند، سورج اور کہکشاں اور جنت آگئی تھی۔ ان کی غلامی میں آجاؤ، سب کچھ مل جائے گا اور ملا ہے دیکھو غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دُنیا کے تمام شہروں کو اپنی ہتھیلی میں دیکھ لیا کرتا اور فرماتے ہیں کہ چاند سورج اپنے پورے سال کے احوال ہم کو بتاتے ہیں۔

کافر کی یہ پہچان کہ وہ آفاق میں گم ہے　　　　مؤمن کی یہ شان کہ گم اس میں ہے افاق

آسمان و زمین ساکن ہے

حضرات محترم! سائنس دانوں سے کئی مسائل میں اختلاف ہے وہ تمام مسائل تو ہم دوسری کتاب میں نقل کریں گے اِن شاءَ اللہ عزوجل۔ یہاں صرف وہ ایک اختلاف جو بعض قدیم یہود و نصاریٰ کا ہے کہ آسمان گردش کرتا ہے اور بعض جدید یہود و نصاریٰ کا دعویٰ کہ زمین گردش کرتی ہے ان دونوں کا نظریہ غلط ہے۔ ہم قرآن کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ یہ نظریہ سائنس کا قرآن کے مطابق ہے یا نہیں؟ اگر قرآن کے مطابق نہیں تو ہم مسلمان ایسی سائنس کو نہیں مانتے جو قرآن کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ سائنس دانوں کی تحقیق میں شک ہو سکتا ہے، مگر قرآن میں شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں۔

قرآنِ کریم میں آسمان کا ذِکر تقریباً تین سو جگہ آیا ہے اور زمین کا ذِکر تقریباً چار سو جگہ آیا ہے۔ اب ہم وہ واضح آیت پیش کرتے ہیں جس میں آسمان و زمین کے ساکن ساکت و ٹھہرنے کا ثبوت ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

ان اللّٰہ یمسک السمٰوات و الارض ان تزولا ۔ الخ　(سورہ فاطر، آیت: ۴۱)

ترجمۂ کنزالایمان : بے شک اللہ روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ جنبش نہ کریں۔

اب یہاں قرآن کی تفسیر کے مشہور طریقے میں ایک یہ ہے کہ جس کی تفسیر صحابہ سے ثابت ہے وہ بہترین تفسیر ہے اور صحابہ بھی وہ جن کا حدیث میں حکم ہے کہ یہ جوبات کریں اس کی تصدیق کرو۔ اس طرح یہ صحابہ کی تفسیر مرفوع حدیث کے حکم ہے اور

حدیث سے تفسیر ہوئی اور وہ دوصحابہ ایک تو حضرت حذیفہ ایمان رضی اللہ عنہ ہیں اور دوسرے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ ایک اور حدیث میں ہے قرآن چار افراد سے پڑھو جس میں پہلا نام حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے اور ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اپنی اُمت میں وہ پسند کرتا ہوں، جو حضرت عبداللہ ابن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پسند کریں اور وہ ناپسند کرتا ہوں جو حضرت عبداللہ ابن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ناپسند کریں۔

اب صحابہ کے سامنے یہ مسئلہ بیان ہوا کہ آسمان گھومتا ہے جس کو بیان کرنے والے حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعین میں ہیں کتب سابقہ کے عالم تھے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ایمان لائے۔ آسمان گھومنے کا نظریہ یہودیوں کا تھا۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سنا ہوگا، لیکن معلوم نہ تھا کہ یہ نظریہ قرآن کے خلاف ہے۔ لیکن جب یہ نظریہ جلیل القدر فقہاء صحابہ کے سامنے پیش ہوا تو دونوں صحابہ نے بالاتفاق اس کو باطل قرار دیا اور فرمایا کذب کعب۔ ان اللّٰہ یمسک السمٰوات و الارض ان تزولا کہ کعب نے غلط کہا۔ بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ سرکنے نہ پائے۔ حالانکہ مسئلہ آسمان کی گردش کرنے کا تھا مگر صحابہ نے آیت وہ پیش کی جس میں آسمانوں اور زمین کا لفظ موجود ہے اور دونوں کا گردش کرنا باطل ثابت کر دیا۔

زمین ساکن ہے دیگر آیات سے ثبوت

۲ وھو الذی مد الارض و جعل فیھا رواسی و انھرا (پارہ ۱۳، آیت:۳)

ترجمہ: اور وہ اللہ وہ ہے جس نے پھیلایا (بچھایا) زمین کو اور لگائے اس میں بڑے بڑے پہاڑ اور بنائی اس میں نہریں۔

۳ و جعلنا فی الارض رواسی ان تمید بھم (سورۃ الانبیاء، پارہ ۱۷، آیت: ۳۱)

ترجمہ: اور ہم نے زمین کے اندر تک بڑی مضبوط کیلیں ٹھونک دی ہیں کہ کہیں وہ زمین تم کو لے کر ہل نہ پڑے۔

٤ والارض مددنھا۔ الخ (پارہ ۱۴، آیت: ۱۹)

ترجمہ: اور زمین اس کو تو ہم نے بچھا رکھا ہے۔

٥ والارض فرشنھا فنعمہ المھدون

ترجمہ: اور زمین ہم نے ہی اس کو بچھایا ہے بس اچھا ہے سب بچھانے والوں سے۔

٦ والارض وضعھا للانام (پارہ ۲۷، آیت: ۱۰)

ترجمہ: اور زمین اس کو تو رکھ دیا ہے اللہ نے لوگوں کے لئے۔

۷﴾ والی و الارض کیف سطحت (سورۃ غاشیہ، پارہ ۳۰)

ترجمہ : اور کیا نہیں دیکھتے زمین کی طرف کہ وہ کیسی بچھادی گئی ہے۔

۸﴾ الذی جعل لکم الارض مهدا (سورۃ طه، پارہ ۱۶)

ترجمہ : اللہ تعالیٰ ایسا مہربان وشفیق ہے کہ اس نے تمہارے لئے پوری زمین کو پالنا بنادیا۔

۹﴾ والشمس والقمر کل فی فلک یسجون (سورۃ الانبیاء، آیت: ۳۳)

ترجمہ: اور سورج کو اور چاند کو اور یہ دونوں ایک فلک میں تیر رہے ہیں۔

معلوم ہوا کہ سورج اور چاند گردش کرتے ہیں اور زمین ساکن ہے کہ زمین سیارہ نہیں اور نہ ہی فلک میں زمین شامل ہے۔ قرآن کے اصول اور شرعی ضابطے عبارۃ النص ۔اقتضاء النص ۔ دلالۃ النص ۔ اشارۃ النص سے ثابت ہوگیا کہ زمین بالکل ساکن اور ساکت ہے۔ نہ زمین آسمانوں اور فلک میں تیر رہی ہے اور نہ ہی ہواؤں میں اُڑ رہی ہے۔ ہم دُنیا کے سائنس دانوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ کسی بھی عقلی دلیل سے ثبوت پیش کرے اگر کوئی مسلم سائنس دان ہے تو وہ قرآن کریم سے صرف ایک آیت پیش کردے، ہرگز نہیں دِکھا سکتے۔

ایں خیال است و محال است و جنوں

اس کے علاوہ دیگر پندرہ آیات قرآنی طوالت کے خوف سے نقل نہیں کیں اس لئے کہ عقل مند کو اِشارہ کافی ہے۔ حالانکہ قرآن کریم سے ایک آیت بھی ثبوت کے لئے کافی ہے مگر ہم نے ۹ قرآنی سے ثبوت دیا ہے جبکہ ابتدائی آیت سورۂ فاطر سے، تفسیر سے حدیث سے، صحابہ کرام کے نظریہ سے حوالہ دیا۔

جبکہ زمین کا گردش کرنا کسی کے خواب وخیال میں بھی نہ تھا اور اگر ہوتا بھی تو صحابہ اسی آیت سے اس کا باطل ہونا بھی بیان کردیتے۔ آیت میں دونوں کا مطلق حرکت کا اِنکار ہے۔ آسمانوں اور زمین دونوں کے لئے لفظ ان تزولا میں ایک نص ہے جس کی ضمیر دونوں کی طرف ہے کہ آسمانوں اور زمین کی حرکت کو باطل قرار دیا۔ اگر کوئی اپنی طرف سے آسمانوں کی حرکت مانے وہ بھی باطل اور جو زمین کی حرکت مانے وہ بھی نظریہ باطل، یا یہ کہے کہ زمین اپنے مدار میں گردش کرتی ہے اس سے باہر نہیں جاتی تو یاد رکھو کہ قرآن کے مطلق کو مقید کرنا اور عام کو خاص کرنا اپنی ذاتی رائے سے تو یہ مردود ہے۔ اہلسنّت کی کتب عقائد میں ہے کہ نصوص کو ظاہر معنیٰ پر رکھنا۔

مسلمانو! بتاؤ ہم قرآن کو مانیں، حدیث کو مانیں، صحابہ کی تفسیر کو مانیں، یا سائنس کی غلط تحقیق کو مانیں؟

اور سائنس دان بھی وہ جو غیر مسلم یہود و نصاریٰ ہیں۔

بعض تعلیم یافتہ مگر دِین سے جاہل لوگوں نے فوراً سائنس کے غلط نظریہ کو مان لیا اور بعض مولوی بھی ان کی رو میں بہہ گئے۔ اللہ تعالیٰ توبہ و رجوع کی توفیق عطا فرمائے۔ لہٰذا اسلام کی تاریخ میں کسی نے بھی زمین کی گردش کا ہونا تسلیم نہیں کیا، اگر کسی کے پاس کوئی حوالہ ہے تو پیش کرے۔

جبکہ یہ بدعت ضالہ ۱۵۳۰ء میں یہود و نصاریٰ نے نکالا جیسے کہ اکثر ان کو دَورہ پڑتا رہتا ہے، جس کا جواب اعلیٰ حضرت مجدّد دوار سائنس دان ہونے کے ناطے قرآن و حدیث کے علاوہ ایک سو پانچ دلیلیں دیں۔ جس کا جواب اس وقت کے سائنسدانوں سے لیکر آج تک کے سائنسدانوں میں کسی کے پاس نہیں ہے۔ کتاب **فوز و مبین** میں ہے جس کا دِل چاہے، پڑھ لے بازار میں موجود ہے۔ لہٰذا قرآن و حدیث اور صحابہ کی تفسیر کو کوئی مسلمان انکار نہیں کرسکتا۔ ان عقل کے اندھوں کو کچھ عقلی دلائل سائنس دانوں کے حوالے سے پیش کردیے ہیں، شاید اُتر جائے ان کے دِل میں حق بات۔۔۔

سائنس دانوں کی تحقیق بدلتی رہتی ہے

حضرات اب لطف کی بات دیکھیں کہ ہر سو سال یا کم و بیش سائنس دانوں کی تحقیق بدلتی رہتی ہے، جس کو پہلے غلط کہتے تھے اس کو آج دُرست کہہ رہے ہیں اور جس کو درست کہتے تھے آج اس کو غلط کہہ رہے ہیں۔ اچھی طرح غور سے پڑھ لو۔ کیا ہم ان کی بدلتی تحقیق میں اپنے قرآن کو بدل دیں؟ نہیں ہرگز نہیں! ایسا نہیں ہوسکتا۔

☆ آج کے سائنسدان کہتے ہیں کہ آسمان کوئی وجود نہیں۔

☆ بطلیموس کہتا تھا کہ آسمان نو (۹) ہیں۔

☆ آج کی سائنس کہتی ہے کہ زمین گردش کرتی ہے۔

☆ بطلیموس کہتا تھا کہ تمام ستارے آسمان میں مرکوز ہیں۔

اب بتاؤ مسلمانو! ان کی بدلتی ہوئی تحقیق میں ہم کب تک بدلتے رہیں اور پھر سو سال بعد یہ کچھ اور تحقیق بدل لیں گے۔

لہٰذا مسلمانو! دُنیا بدل جائے مگر قرآن و حدیث اور صحابہ کی تفسیر بدلنے والی نہیں۔ ہمارے لئے یہی کافی ہے۔ مسلمانوں سکون اور اطمینان صرف اسلام ہی میں ہے کسی اور مذہب میں ہے ہی نہیں اس لئے یہ بدلتے رہتے ہیں کہ ان کو سکون نہیں ایمان جو نہیں ہے۔

سائنس دانوں کا اسی مسئلہ میں تضاد بھی دیکھو

۱﴾ صوبہ کرناٹک انڈیا میں ۱۹۸۲ء میں دو روزہ کانفرنس سائنس دانوں کی ہوئی جس میں نیوٹن اور آئن اسٹائن کی تحقیق کو غلط قرار دیا گیا۔

۲﴾ سائنس دان مسٹر برنٹ نے اپنی کتاب The Universe And Dr. Einstien میں لکھا کہ دُنیا میں کوئی ایسا متعین ضابطہ اور معیار نظر نہیں آتا جس سے انسان حتمی طور پر زمین کی حرکت کا اندازہ کرسکے اور نہ کوئی ایسا طبیعاتی تجربہ کبھی ہوا جس سے یہ ثابت ہوسکے کہ واقعی زمین حرکت کرتی ہے۔

۳﴾ جرمنی سے ایک کتاب شائع ہوئی 100 Authors Against Einstien آئن اسٹان کے خلاف ایک سو سائنسدان

۴﴾ خود آئن اسٹائن، مائکلسن اور یارلے کے تجربے تھے جس سے حرکت زمین کی تردید ہوتی تھی۔

۵﴾ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کے رفیق پروفیسر وائن برگ نے اپنی کتاب کائنات کی عمر کے پہلے تین منٹ، میں ایسے تجربے کا ذکر کیا جس سے نظریہ حرکت زمین کی تردید ہوتی ہے۔

۶﴾ فاضلہ زہرا مرزا قادری نے چند سال پہلے نظریہ حرکت زمین کو باطل قرار دیا اور لکھا۔ جس کی وجہ سے ان کو امریکہ میں تبادلہ خیال کی دعوت دی گئی۔

۷﴾ ممتاز فلسفی دانشور سیّد محمد تقی (کراچی) نے بھی حرکت زمین کو باطل قرار دیا ہے اور لکھا کہ وہ ۴۵ سال سے اس مسئلہ میں غور وفکر کر رہے ہیں بالآخر یہ نظریہ حرکت زمین باطل ہے۔

۸﴾ فاضل اصغر علی چیئر مین انٹرنیشنل سوسائٹی آف اسکالرز نے اپنے مقالے میں لکھا کہ قرآن حکیم زمین کو ساکن قرار دیتا ہے۔

۹﴾ پروفیسر ابرار حسین شعبہ بنیادی سائنس، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد نے لکھا کہ کوئی بھی سائنس دان نہیں کہہ سکتا کہ پرنیکس کا نظریہ (حرکت زمین) ثابت ہو چکا ہے۔

۱۰﴾ پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی تحقیق کو پسند کیا اور عربی زبان نہ آنے کی وجہ سے معذرت کی۔

ایسے بے شمار حوالے طوالت کے خوف سے نقل نہیں کیے اس لئے کہ عقل مند کو اشارہ کافی ہے۔ اب تصویر کے دونوں رُخ ہم نے طلباء وطالبات کے سامنے رکھ دیئے تاکہ فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔

یہاں ایک سوال ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ دونوں قسم کے سائنس دانوں کے حوالے اور تحقیق معلوم ہونے کے بعد کون جھوٹا ہے اور کون سچا ہے؟ اگر حرکت زمین کا نظریہ رکھنے والے جھوٹے ہیں، تو ہم جھوٹے کی بات کیسے مان لیں اور اگر حرکت زمین کا نظریہ ماننے والے سچے ہیں تو ان سائنس دانوں میں تضاد ہے اور تضاد کسی مسئلہ میں قطعی فیصلہ پیش نہیں کرسکتا اور یہ سائنس کے اصول کے خلاف ہے اس لئے کہ انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا میں لکھا ہے کہ سائنس ایسے نتیجہ کی تحقیق کا نام ہے جس سے عالمگیر اتفاق رائے حاصل کیا جاسکے۔

توجب سائنس دانوں میں اتفاق نہیں ہوا یہ تحقیق غلط ثابت ہوئی پھر ہم غلط تحقیق کیسے مان لیں حالانکہ مسلمانوں کیلئے قرآن و حدیث اور صحابہ کی تفسیر کے بعد کسی تحقیق کی ضرورت نہیں اور یہ دُنیا دیکھ لے گی کہ سائنسی بدلتی تحقیق میں آخر ان کو بھی ماننا پڑیگا کہ

زمین ساکن ہے! اِن شاءَ اللہ عزّ وجل

☆ ☆